جماعت نہم اردو نوٹس

باب اول: ہجرت نبوی ﷺ

مولانا شبلی نعمانیؒ (۱۸۵۷ء۔۱۹۱۴ء)

تدریسی مقاصد

۱۔ طلبہ کو تبلیغ اسلام کی ابتدائی مشکلات سے آگاہ کرنا۔ ۲۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیرت نگاری سے روشناس کرانا۔
۳۔ مذہبی الفاظ وتراکیب سے متعارف کرانا۔ ۴۔ تاریخ اسلام سے روشناس کرتے ہوئے طلبہ کے دلوں میں اسلامی جذبہ بیدار کرنا۔
۵۔ طلبہ کو بتانا کہ حق وصداقت کے لیے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مصنف کا مختصر تعارف

مولانا شبلی نعمانیؒ بھارت کے ضلع اعظم گڑھ، قصبہ بندول میں ۱۸۵۷ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد شیخ حبیب اللہ پیشے کے لحاظ سے وکیل تھے۔ شبلی نے بھی کچھ عرصہ وکالت کی۔ پھر علی گڑھ کالج میں فارسی کے استاد مقرر ہو گئے۔ ۱۸۹۸ء میں سر سید احمد خاں کی وفات کے بعد علی گڑھ کالج سے مستعفی ہو کر اعظم گڑھ چلے گئے۔ آپ حیدر آباد دکن کے "دائرۃ المعارف" کے ناظم کے عہدے پر فائز رہے۔ اسی دوران ان کی کوششوں سے مسلمانوں کے مایہ ناز علمی وادبی ادارہ "ندوۃ العلما" کا قیام عمل میں آیا۔ عمر کے آخری حصے میں انہوں نے ایک عظیم ادارہ "دارالمصنفین" قائم کیا جو آج بھی اپنی علمی وادبی خدمات انجام دے رہا ہے۔

شبلی نعمانیؒ شاعر، معروف نثر نگار، مؤرخ، تنقید نگار، سوانح نگار، سیرت نگار، تذکرہ نگار اور ادیب تھے۔ ان کا انداز بیاں مدلل، رواں، فکر انگیز، عام فہم اور ادبی حسن پر مبنی ہے۔ انہوں نے عقائد، معاشرت، تصوف اور سیاست پر لکھا۔

تصانیف شبلی کی متعدد تصانیف ہیں۔ ان کی اہم تصانیف میں پانچ جلدوں پر مشتمل "شعرالعجم کے علاوہ الفاروق"، المامون، سیرۃ النعمان، الغزالی، سوانح مولانا روم، سفرنامہ روم ومصر وشام اور سیرۃ النبی ﷺ" شامل ہیں۔

وفات: آپ نے ۱۹۱۴ء میں وفات پائی۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دعوتِ حق	حق وصداقت کی دعوت	اسباب	مال، دولت	معاوضہ	کسی کام کے بدلے میں ملنے والی رقم
ابتدائے واقعہ	واقعہ کا آغاز	قتل گاہ	ایسی جگہ جہاں قتل کیا جائے		
حافظ	حفاظت کرنے والا	فاتح	فتح کرنے والا	ہمت	حوصلہ، جرأت
عالَم	دنیا، جہان، کائنات	فتح	جیت، کامیابی، غلبہ	امید	آرزو
وجودِ اقدس	پاک وجود، پاکیزہ ہستی	بسترِ خواب	سونے کی جگہ، سونے والا بستر	حسرت	اُمید، آس، افسوس
ستم گار	ظلم کرنے والا، ظالم	محاصرہ کرنا	گھیر لینا، گھیرے میں لے لینا	قرائن	اندازے، نشانیاں
حقیقی	اصلی	بے خبر ہونا	خبر نہ ہونا	گراں	قیمتی
ہدف	نشانہ	قرارداد	اتفاق رائے، مشترکہ فیصلہ کرنا	گراں بہا	بہت زیادہ قیمتی
عزم	ارادہ	عزیز	پیارا، محبوب، پسندیدہ	مکرر	دوبارہ

الفاظ	معانی
رائے	مشورہ، تجویز
آلِ ہاشم	ہاشم کی اولاد
قبائل	قبیلہ کی جمع، خاندان
اخیر	آخری
تڑکے سے	صبح سویرے سے
اہلِ عرب	عرب کے رہنے والے
معیوب	عیب والا، بُرا، غلط
عداوت	دشمنی
اعتماد	یقین
عزم	ارادہ
پست	کمزور
وحیِ الٰہی	اللہ تعالیٰ کا پیغام جو انبیاء علیہم السلام کی طرف آتا ہے، کتابِ الٰہی، مراد قرآنِ مجید
دعوتِ حق	حق کی دعوت
فاتحِ خیبر	خیبر کے قلعے کو فتح کرنے والا حضرت علیؓ
فرشِ گل	پھولوں کا بستر، پھولوں والی زمین
صبح منھ اندھیرے	صبح کا وقت
پیغمبر	اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا
تکبیر کی آواز	اللہ اکبر کی آواز
فرزند	بیٹے، اولادِ نرینہ
جبل	پہاڑ
بوسہ گاہ	جس جگہ کو چوما گیا ہو۔ جس جگہ کو چوما جائے
شب	رات
منھ اندھیرے	جب رات کے کچھ اثرات باقی ہوں
تلاش کرنا	ڈھونڈنا
دہانہ	کنارا، سِرا
آہٹ	قدموں کی آواز
غمزدہ	غمگین، افسردہ
ہمہ تن	بھرپور توجہ سے
خون بہا	خون کی قیمت
حافظِ عالم:	دنیا کی حفاظت کرنے والا مراد "اللہ تعالیٰ"
دارالامان	امن کی جگہ
آلِ ہاشم	آل کا معنی ہے "اولاد" ہاشم حضور ﷺ کے پردادا کا نام ہے۔ حضور ﷺ جس خاندان سے تعلق رکھتے تھے اُسے "آلِ ہاشم" بھی کہا جاتا تھا۔
بوسہ گاہِ خلائق	مخلوق جہاں بوسہ دیتی ہے
قبیلہ	ایک ہی نسل سے تعلق رکھنے والے مختلف خاندان
درخواست	التجا
خلائق	مخلوق کی جمع
خاتمہ کر دینا	ختم کر دینا
بٹ جانا	تقسیم ہو جانا
پوشیدہ ہونا	چھپ جانا
اس بنا پر	اس وجہ سے
چشمِ انتظار	انتظار کرنے والی آنکھ
محبوس	قید۔ حبسِ بے جا میں قید
معصوم	بے گناہ
ترکش	تیردان، تیر رکھنے کا خول
طاقت پکڑ جانا	مضبوط حیثیت کا مالک ہونا
جلاوطن کر دینا	سزا کے طور پر ذاتی جگہ، علاقے یا ملک سے جبراً نکال دینا
آستانۂ مبارک	حضرت محمد ﷺ کے گھر کا دروازہ
زنانہ مکان	ایسا مکان یا ایسی جگہ جہاں خواتین موجود ہوں۔
ہجرت	اللہ کی راہ میں اپنا گھر بار چھوڑ دینا
جنابِ امیرؓ	حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ہمت پست کر دینا	حوصلہ توڑنا

سبق کا خلاصہ: سبق "ہجرتِ نبوی ﷺ" میں مصنف مولانا شبلی نعمانی نے تبلیغِ اسلام کے لیے پیش آنے والی ابتدائی مشکلات کو بیان کیا ہے۔ حق و صداقت کے لیے اسلام کے ابتدائی پیروکاروں نے جس صبر و تحمل سے مصائب و آلام کا سامنا کیا، اُس کی مثال نہیں ملتی۔

مکہ میں توحید کا آغاز ہوا تو حق کی دعوت کا جواب تلوار کی دھاروں سے دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اہلِ مکہ کے ظلم و ستم سے بچنے کے لیے مدینہ ہجرت کرنے کا حکم دیا مگر حضور ﷺ حکمِ الٰہی کے منتظر تھے۔ نبوت کے تیرھویں سال اکثر صحابہ کرام مدینے پہنچ چکے تھے تو حضور ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مدینہ ہجرت کرنے کا ارادہ کیا۔ جب قریش کو مدینہ میں موجود مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی قوت کا اندازہ ہوا تو انہوں نے مختلف تجاویز پیش کیں۔ ایک نے حضرت محمد ﷺ کو زنجیریں ڈال کر قید کرنے اور دوسرے نے جلاوطن کرنے کے لیے کہا۔ ابوجہل نے ہر قبیلے سے ایک ایک شخص منتخب کر کے ایک ساتھ مل کر حضور اکرم ﷺ کو ختم کرنے کا مشورہ دیا۔ اسی رائے پر سب نے

اتفاق کیا اور آستانۂ مبارک کا محاصرہ کیا۔
رسول اکرم ﷺ سے قریش کو حد درجہ عداوت کے باوجود اعتماد کا یہ عالم تھا کہ اپنی امانتیں آپ ﷺ کے پاس ہی لا کر رکھتے تھے۔ جب آپ ﷺ کو قریش کے اس قبیح ارادے کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو امانتیں لوٹانے کی ذمہ داری سونپی۔ یہ سخت خطرے کا عالم تھا مگر فاتح خیبر کے لیے سیدالانبیاءؑ کے حکم کی تعمیل اپنی جان سے بھی بڑھ کر عزیز تھی۔ کفار نے آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ جب رات زیادہ ہو گئی تو قدرت نے اُن کو بے خبر کر دیا۔ آنحضرت ﷺ باہر آئے اور کعبہ کو دیکھ کر فرمایا: ''مکہ تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے۔'' غار ثور میں آپ ﷺ نے تین راتیں قیام فرمایا اس دوران حضرت ابوبکر صدیقؓ کے نوجوان بیٹے عبداللہ قریش کے ارادوں سے آپ ﷺ کو آگاہ کرتے رہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا غلام بکریاں چرا کر دودھ پیش کرتا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزانہ شام کو کھانا پکا کر پہنچا آتی تھیں۔
جب قریش نے دیکھا کہ پلنگ پر حضرت محمد ﷺ کی بجائے حضرت علیؓ موجود ہیں تو وہ آنحضرت ﷺ کو تلاش کرتے کرتے غار کے کنارے تک پہنچ گئے۔ ان کی آہٹ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ غمزدہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (سورۃ توبہ: ۴۰) ''گھبراؤ نہیں، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

قریش نے آنحضرت ﷺ کی گرفتاری کے بدلے سو اونٹ انعام کا اعلان کیا۔ سراقہ بن جعشم نے انعام کے لالچ میں آپ ﷺ کا پیچھا کیا مگر جب وہ آپ ﷺ کی طرف ناپاک ارادے سے بڑھا تو قدرت خداوندی سے اُس کے گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے۔ اس واقعے سے اُس کی ہمت پست ہوئی۔ اُس نے آپ ﷺ سے امن کی تحریر لکھنے کی درخواست کی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے غلام عامر بن فہیرہ نے چمڑے کے ٹکڑے پر فرمان امن تحریر کیا۔ حضور ﷺ کی تشریف آوری کی خوش خبری مدینہ منورہ پہنچ چکی تھی۔ تمام شہر پیغمبر اسلام ﷺ کے استقبال کا منتظر تھا۔ اہل مدینہ روزانہ علی الصبح شہر سے باہر جمع ہوتے اور حسرت سے واپس چلے جاتے۔ ایک روز انتظار کر کے واپس جا رہے تھے کہ ایک یہودی نے قلعے سے دیکھا۔ قرائن سے پہچان کر پکارا: ''اہل عرب! الوتم جس کا انتظار کرتے تھے، وہ آ گیا'' تمام شہر اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اُٹھا۔

نثر پاروں کی تشریح کا طریقہ

تشریح کیسے کی جائے؟

کسی نثر پارے (عبارت) کی تشریح کے لیے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

حوالہ متن: متن کے لغوی معنی ہیں اصل عبارت۔ حوالہ متن میں سبق کا عنوان اور مصنف کا نام لکھا جاتا ہے۔ حوالہ متن مندرجہ ذیل طریقے سے لکھا جاتا ہے۔

(i) سبق کا عنوان: .... (ii) مصنف کا نام: ....

خط کشیدہ الفاظ کے معانی: تشریح کرتے ہوئے حوالہ متن کے بعد عبارت میں دیے گئے خط کشیدہ (مشکل) الفاظ کے معانی لکھے جاتے ہیں۔ اس لیے ہر سبق کے مشکل الفاظ کے معانی اچھے طریقے سے یاد کرنے چاہییں۔

سیاق و سباق: نثر پارے کی تشریح کرنے سے پہلے سیاق و سباق لکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ سیاق کا معنی مضمون کا طرز یا ڈھنگ ہے۔ سباق کا معنی تعلق یا ربط ہے۔ اس لحاظ سے سیاق و سباق سے مراد یہ ہے کہ عبارت کا مضمون سے کیا تعلق یا ربط ہے؟ دوسرے الفاظ میں ہم اسے موقع محل بھی کہہ سکتے ہیں یعنی اس میں بتایا جاتا ہے کہ عبارت کس موقع سے لی گئی ہے اور اس سے پہلے کیا بات چل رہی ہے۔ اگر عبارت کسی کہانی سے لی گئی ہے تو یہ بتانا ہوگا کہ عبارت کہانی کے آغاز، کہانی کے درمیان یا آخر سے لی گئی ہے۔ مختصر طور پر یوں سمجھ لیں کہ سیاق و سباق میں ہمیں متعلقہ سبق کا مختصر سا تعارف یا مرکزی خیال پیش کرنا ہوتا ہے۔ جب تک تشریح کرنے سے پہلے یہ تعارف یا

مرکزی خیال سیاق و سباق کی شکل میں پیش نہ کیا جائے، دی ہوئی عبارت کا مطلب واضح نہیں ہو سکتا۔

تشریح: امتحانی پرچہ میں دیے گئے نثر پارے (عبارت) کی تشریح کرنا ہی اصل مرحلہ ہے۔ اس حصے میں ہمیں سبق کی روشنی میں دیے ہوئے نثر پارے کو آسان الفاظ میں پیش کرنا ہوتا ہے۔ نثر پارے کی تشریح کرتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ فقرات (جملوں) کا آپس میں ربط (تسلسل) قائم رہے۔ تشریح کرتے ہوئے محاورات یا مشکل الفاظ ہرگز استعمال نہ کریں۔ نثر پارے میں اگر کسی تلمیح، تشبیہ یا تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ ہے تو اس کی پوری وضاحت کریں۔ البتہ نثر پارے (عبارت) کے مفہوم کے مطابق قرآنی آیات، احادیث مبارکہ، اشعار یا اقوال کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔

امتحانی نقطہ نظر سے

نوٹ: طلبا و طالبات درج ذیل مثال سیاق و سباق سبق کے تمام پیراگراف کی تشریح سے پہلے لکھیں۔

سیاق و سباق: مصنف بیان کرتے ہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ نے اہل قریش کو اسلام کی دعوت دی تو وہ آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے دشمن بن گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کا فیصلہ کر لیا اور امانتیں واپس کرنے کے لیے حضرت علیؓ کو پیچھے اپنے بستر پر چھوڑ دیا۔ جب قریش کو ہجرت کی خبر ملی تو انھوں نے آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کر لیا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو محفوظ رکھا اور کفار کو بے خبر کر دیا۔ آپ ﷺ اطمینان سے گزر گئے۔ آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہو گئے۔ مدینے والے آپ ﷺ کی آمد کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے اور آمد کی اطلاع ملی تو سارا شہر تکبیر کے نعروں سے گونج اٹھا۔

پیراگراف نمبر 1: کفار نے جب آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیا اور رات زیادہ گزر گئی، تو قدرت نے ان کو بے خبر کر دیا۔ آنحضرت ﷺ ان کو سوتا چھوڑ کر باہر آئے، کعبے کو دیکھا اور فرمایا: "مکہ! تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے، لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے۔" حضرت ابوبکرؓ سے پہلے قرارداد ہو چکی تھی۔ دونوں صاحب پہلے جبل ثور کے غار میں جا کر پوشیدہ ہوئے۔ یہ غار آج بھی موجود ہے اور بوسہ گاہِ خلائق ہے۔

حوالہ متن: (i) سبق کا عنوان .... ہجرت نبوی ﷺ (ii) مصنف کا نام .... مولانا شبلی نعمانی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
محاصرہ:	گھیراؤ۔	عزیز:	عزت والا، محبوب۔	قرارداد	عہد و پیماں۔
بوسہ گاہِ خلائق:	مخلوق کے لیے چومنے کی جگہ				

تشریح: مشرکین مکہ نے جب نبی اکرم ﷺ کے گھر کو ہر طرف سے گھیرے میں لے لیا تو اُس وقت بہت رات ہو چکی تھی تب اللہ تعالیٰ نے اُن کو گویا اندھا کر دیا اور ان پر نیند طاری کر دی۔ نبی اکرم ﷺ کفارِ مکہ کو سوتا ہوا چھوڑ کر گھر سے باہر تشریف لے آئے اور خانہ کعبہ کی طرف نگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مکہ! تو مجھے پوری دنیا سے بڑھ کر محبوب ہے لیکن تیری اولاد مجھے یہاں چین سے نہیں رہنے دیتی۔ خلیفہ اوّل، جانشین پیغمبر آخر الزماں ﷺ جناب ابوبکر صدیقؓ سے پہلے ہی ہجرت کے تمام معاملات کے بارے میں مشاورت ہو چکی تھی، چنانچہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ پہلے غار ثور میں جا کر چھپ گئے۔ یہ غار آج بھی بطور یادگار سفر ہجرت موجود ہے۔ اس غار کی زیارت کرنے مسلمان آج دور دور سے آتے ہیں۔ گویا یہ جگہ اُن کے لیے چومنے کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین رسول ﷺ اس میں اپنے

قابلِ اعتماد دوست، یارِ غار حضرت ابوبکر صدیق ؓ سمیت مقیم رہے تھے۔

پیراگراف نمبر 2: رسول ﷺ سے قریش کو اس درجہ عداوت تھی، تاہم آپ ﷺ کی دیانت پر یہ اعتماد تھا کہ جس شخص کو کچھ مال یا اسباب امانت رکھنا ہوتا تھا، آپ ﷺ ہی کے پاس لا کر رکھتا تھا۔ اس وقت بھی آپ ﷺ کے پاس بہت سی امانتیں جمع تھیں۔ آپ ﷺ کو قریش کے ارادے کی پہلے سے خبر ہو چکی تھی۔

حوالہ متن: **سبق کا عنوان** ..... ہجرت نبوی ﷺ **مصنف کا نام** ..... مولانا شبلی نعمانی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عداوت	دشمنی	اعتماد	یقین	اسباب	سامان
ارادے	نیت	خبر	اطلاع		

تشریح: اگرچہ قریش مکہ کو نبی کریم ﷺ سے بے حد دشمنی تھی، اس کے باوجود اُن کا آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر بھروسے کا یہ عالم تھا کہ ہر شخص اپنی امانت یا مال اسباب وغیرہ آپ ﷺ ہی کے پاس رکھواتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ہجرت کی رات بھی آپ ﷺ کے پاس قریش مکہ کی بہت سی امانتیں موجود تھیں جبکہ آپ ﷺ اُن کے شر سے بچنے کے لیے ہجرت کے سفر پر روانہ ہو رہے تھے۔ قریش کے ناپاک اور بُرے ارادے کا علم آپ کو پہلے سے ہی بذریعہ وحی الٰہی ہو چکا تھا۔

پیراگراف نمبر 3: تشریف آوری کی خبر مدینے میں پہلے پہنچ چکی تھی۔ تمام شہر ہمہ تن چشم انتظار تھا۔ معصوم بچے فخر اور جوش میں کہتے پھرتے تھے کہ پیغمبر ﷺ آرہے ہیں۔ لوگ ہر روز تڑکے سے نکل نکل کر شہر کے باہر جمع ہوتے اور دوپہر تک انتظار کر کے حسرت کے ساتھ واپس چلے آتے۔ ایک دن انتظار کر کے واپس جا چکے تھے کہ ایک یہودی نے قلعے سے دیکھا اور قرائن سے پہچان کر پکارا: "اہلِ عرب! لو تم جس کا انتظار کرتے تھے وہ آ گیا۔" تمام شہر تکبیر کی آواز سے گونج اٹھا۔

حوالہ متن: (i) سبق کا عنوان ..... ہجرت نبوی ﷺ (ii) مصنف کا نام ..... مولانا شبلی نعمانی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تشریف آوری	آمد، آنا	ہمہ تن	پوری توجہ سے	حسرت	اُمید
خبر	اطلاع	فخر	غرور	قرائن	اندازے
پیغمبر	اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے، مراد نبی اکرم	تڑکے سے	صبح سویرے، علی الصبح	اہلِ عرب	عرب کے رہنے والے
تکبیر	اللہ اکبر کہنا۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اعلان کرنا	جوش	بھرپور جذبہ		

تشریح: اس پیراگراف میں حضور ﷺ کی مدینہ تشریف آوری سے قبل اہلِ مدینہ کے جوش و جذبہ کو بیان کیا گیا ہے۔ جو لوگ مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے آئے تھے انھوں نے اسلام کی آفاقی تعلیمات کو مدینہ منورہ میں خوب پھیلایا جس سے لوگ گروہ در گروہ حلقہ ایمان و ایقان میں شامل ہوتے گئے۔ ان مہاجر مسلمانوں کے بعد حضرت محمد ﷺ کے مدینہ جانے کی اطلاع مدینہ میں پہلے ہی پہنچ چکی تھی۔ پورا مدینہ شہر مکمل توجہ اور تیاری سے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا انتظار کرنے لگا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کہ پورے مدینہ شہر کی آنکھیں صرف ایک ہی ہستی کو دیکھنے کی منتظر ہیں۔ سب کی آنکھیں صرف ایک ہی نورانی چہرے کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کے لیے بے تاب

ہیں۔ نہ صرف بڑے بلکہ چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں میں بھی جوش و جذبہ موجزن تھا۔ وہ بھی خوشی اور فخر سے یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام سنانے والے خاص اللہ کے بندے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے پاس تشریف لا رہے ہیں۔

لوگوں کے انتظار کی شدت کا یہ عالم تھا کہ ہر روز صبح سویرے مدینہ شہر سے باہر نکل کر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، احمد مجتبیٰ، حبیب کبریا ﷺ کا استقبال کرنے کے لیے اکٹھے ہو جاتے تھے اور دوپہر تک انتظار کر کے مایوسی کے ساتھ واپس چلے جاتے۔ ایک روز اپنے اسی معمول کے مطابق انتظار کر کے مدینہ شہر واپس جا چکے تھے کہ ایک یہودی نے اُن کو وہ نوید سنائی جس کو سننے کے لیے وہ کئی دنوں سے بے تاب تھے۔ یہودی نے قلعے سے دیکھا اور اندازے سے پہچان کر کہا کہ اے عرب کے رہنے والے لوگو! جس عظیم المرتبت ہستی کی آمد کے تم منتظر تھے وہ تشریف لا چکے ہیں۔ جب یہ آواز لوگوں نے سنی تو خوشی، محبت، جذبے اور سرشاری سے تمام مدینہ شہر اللہ اکبر کے نعروں سے گونجنے لگا۔ یعنی لوگ اللہ اکبر کے نعرے لگانے لگے۔ خدا کی توحید کی آواز مدینہ کی فضاؤں سے نکل کر آسمانوں کی بلندیوں کو چھونے لگی۔ تمام شہر خدا کی بڑائی کا اعلان کرنے لگا۔ اللہ اکبر کی گونج کانوں میں سنائی دینے لگی۔

پیراگراف نمبر 4: اس وقت جب کہ دعوتِ حق کے جواب میں ہر طرف سے تلوار کی جھنکاریں سنائی دے رہی تھیں، حافظ عالم نے مسلمانوں کو دارالامان مدینہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم دیا، لیکن خود وجودِ اقدس ﷺ جو اُن ستم گاروں کا حقیقی ہدف تھا، اپنے لیے حکم خدا کا منتظر تھا۔

حوالہ متن: سبق کا عنوان...... ہجرت نبوی ﷺ   مصنف کا نام...... مولانا شبلی نعمانی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حافظ عالم	مراد اللہ تعالیٰ۔	دارالامان	امن والی جگہ مراد مدینہ منورہ	وجودِ اقدس	پاکیزہ ہستی
ہدف	نشانہ				

تشریح: یہ وہ وقت تھا جبکہ اسلام کی دعوت کے جواب میں دشمنی کی نوبت تلواروں تک جا پہنچی تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو امن والی جگہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم اور اجازت دے دی۔ ابھی خود نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہجرت مدینہ کا حکم نہیں دیا تھا۔ کفارِ مکہ کے ظلم و ستم کا اصل نشانہ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس تھی چنانچہ آپ ﷺ اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی فیصلے اور حکم کے انتظار میں تھے کہ وحی الٰہی آجائے تب ہی کوئی قدم اُٹھایا جائے۔

پیراگراف نمبر 5: ظالموں نے آپؓ کو پکڑا اور حرم میں لے جا کر تھوڑی دیر محبوس رکھا اور چھوڑ دیا۔ پھر آنحضرت ﷺ کی تلاش میں نکلے۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے غار کے دہانے تک آ گئے۔ آہٹ پا کر حضرت ابوبکرؓ غمزدہ ہوئے۔

حوالہ متن: (i) سبق کا عنوان............ ہجرت نبوی ﷺ (ii) مصنف کا نام............ مولانا شبلی نعمانی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
محبوس	قید	دہانے	منہ پر، دروازے پر	غمزدہ	غمگین۔ رنجیدہ۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو ہجرت کا حکم دیا تو آپ ﷺ نے اپنے بستر پر حضرت علیؓ کو سلا دیا تاکہ صبح امانتیں دے کر آ جائیں۔ صبح قریش کی آنکھیں کھلیں تو دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کے بجائے جناب حضرت علیؓ ہیں۔ ان ظالم لوگوں نے آپؓ کو پکڑا اور کچھ

دیر قید میں رکھا اور پھر چھوڑ دیا۔ کفار حضرت محمد ﷺ کو قتل کرنا چاہتے تھے اس لیے ان کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس غار کے منہ تک پہنچ گئے جہاں آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ موجود تھے ان کے قدموں کی آواز اور آمد کی خبر سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نہایت رنجیدہ ہوئے۔

پیراگراف نمبر 6: گھوڑے نے ٹھوکر کھائی، وہ گر پڑا۔ ترکش سے فال کے تیر نکالے کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ جواب میں ''نہیں'' نکلا لیکن سو اونٹوں کا گراں بہا معاوضہ ایسا نہ تھا کہ تیر کی بات مان لی جاتی۔ وہ بارہ گھوڑے پر سوار ہوا اور آگے بڑھا۔ اب کی بار گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے۔

حوالہ متن: (i) سبق کا عنوان .... ہجرت نبوی ﷺ (ii) مصنف کا نام .... مولانا شبلی نعمانی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ٹھوکر کھائی دھنس گئے	پاؤں کسی سخت چیز سے ٹکرائے گھس گئے	ترکش	تیردان، تیر رکھنے کا خول	گراں بہا	بہت زیادہ قیمتی

تشریح: جب ہجرت مدینہ کے وقت سراقہ بن جعشم نے حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دیکھ لیا تو وہ سو اونٹوں کے انعام کے لالچ میں حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو گرفتار کرنے کے لیے آگے بڑھا مگر اُس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ گھوڑے سے زمین پر گر پڑا۔ وہ اُٹھا اور اپنے عقیدے کے مطابق ترکش سے تیر باہر نکال کر فال نکالی کہ حضور اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ پر حملہ کرنا چاہیے یا کہ نہیں؟ فال کے جواب میں ''نہیں'' نکلا مگر وہ سو اونٹوں کے بیش قیمت معاوضے کے لالچ میں دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو کر آگے بڑھا تاکہ رسول اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو گرفتار کر سکے۔ اس بار سراقہ بن جعشم گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں گھس گئے اور گھوڑا آگے بڑھنے سے قاصر ہو گیا۔

پیراگراف نمبر 7: دونوں صاحب پہلے جبلِ ثور کے غار میں جا کر پوشیدہ ہوئے۔ یہ غار آج بھی موجود ہے اور بوسہ گاہ خلائق ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے عبداللہ جو نوخیز جوان تھے، شب کو غار میں ساتھ ہوتے صبح منہ اندھیرے شہر چلے جاتے اور پتا لگاتے کہ قریش کیا مشورے کر رہے ہیں۔

حوالہ متن: (i) سبق کا عنوان .... ہجرت نبوی ﷺ (ii) مصنف کا نام .... مولانا شبلی نعمانی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پوشیدہ پتا لگانا	چھپا ہوا معلوم کرنا	بوسہ گاہ خلائق	مخلوق کے چومنے کی جگہ	نوخیز	کم عمر۔

تشریح: حضرت محمدؐ اور حضرت ابوبکرؓ کفار مکہ کی نظروں سے بچنے کے لیے غار ثور میں جا کر چھپ گئے۔ یہ غار آج بھی موجود ہے۔ زائرین وہاں جاتے ہیں اور غار کو چومتے ہیں۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے عبداللہ جو کم عمر نوجوان تھے۔ شام کو غار میں آ جاتے تھے اور صبح سورج نکلنے سے پہلے جاتے تھے اور پتا لگاتے تھے کہ قریش کے لوگ آپس میں کیا مشورہ کر رہے ہیں اور ان کے ارادے کیا ہیں۔

حل مشقی سوالات

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) ہجرت نبوی ﷺ سے کیا مراد ہے؟

جواب: مکہ میں جب مکہ کے کافر آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کے جانی دشمن بن گئے اور مسلمانوں پر ظلم وستم کی انتہا کر دی تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اور حضرت محمد ﷺ کو مکہ سے مدینہ ہجرت کا حکم دیا۔ اس ہجرت کو ہجرت نبوی کہا جاتا ہے۔

(ب) رسول پاک ﷺ نے نبوت کے کون سے سال ہجرت فرمائی؟

جواب: رسول پاک ﷺ نے نبوت کے تیرھویں سال ہجرت فرمائی۔

(ج) حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کون سی شخصیت مراد ہے؟

جواب: حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مراد "حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کی شخصیت ہے۔

(د) رسول پاک ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: رسول پاک ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: "مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے۔ میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں جا کر واپس دے آنا۔"

(ہ) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون تھیں؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی بیٹی تھیں۔

(و) قریش نے رسول پاک ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گرفتار کرنے کا کیا انعام مقرر کیا؟

جواب: قریش نے رسول پاک ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گرفتار کرنے کا انعام ایک خون بہا کے برابر (یعنی سو اونٹ) رکھا۔ قریش نے اشتہار دیا تھا کہ جو شخص محمد ﷺ یا ابوبکرؓ کو گرفتار کر کے لائے گا، اُس کو ایک خون بہا کے برابر (یعنی سو اونٹ) انعام دیا جائے گا۔

(ز) سراقہ بن جعشم کیسے تائب ہوا؟

جواب: جب سراقہ بن جعشم نے حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی گرفتاری کے بدلے انعام کا سنا تو انعام کی امید میں نکلا۔ عین اُس حالت میں کہ آپ ﷺ روانہ ہو رہے تھے، اس نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا اور گھوڑا دوڑا کر قریب آ گیا، لیکن گھوڑے نے ٹھوکر کھائی، وہ گر پڑا۔ ترکش سے فال کے تیر نکالے اور سوچا کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ جواب میں "نہیں" نکلا، لیکن سو اونٹوں کا گراں بہا معاوضہ ایسا تھا کہ دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا اور آگے بڑھا۔ اب کی بار گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے۔ گھوڑے سے اُتر پڑا اور پھر فال نکالی، اب بھی وہی جواب تھا، لیکن بکرر تجربے نے اس کی ہمت پست کر دی اور یقین ہو گیا کہ یہ کچھ اور آثار ہیں یہ دیکھ کر وہ تائب ہو گیا۔

۲۔ متن کو مدنظر رکھتے ہوئے موزوں الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) حافظ عالم نے مسلمانوں کو دارالامان .... کی طرف رُخ کرنے کا حکم دیا۔ (مکہ، مدینہ، طائف، یمن)

(ب) نبوت کا .... سال شروع ہوا اور اکثر صحابہؓ مدینے پہنچ چکے، تو وحی الٰہی کے مطابق: آنحضرت ﷺ نے بھی مدینے کا عزم فرمایا۔ (بارھواں، دسواں، تیرھواں، پندرھواں)

(ج) اس وقت بھی آپ ﷺ کے پاس بہت سی .... جمع تھیں۔ (تلواریں، امانتیں، کھجوریں، نعمتیں)

(د) .... کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپ ﷺ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں۔ (جناب ابوبکرؓ، جناب عمرؓ، جناب امیرؓ، جناب عثمانؓ)

(ہ) .... سے پہلے قرارداد ہو چکی تھی۔ (حضرت عمرؓ، حضرت زیدؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابوبکرؓ)

(و) اسی طرح .... راتیں غار میں گزاریں۔ (تین، چار، پانچ، سات)

جوابات: (الف) مدینہ (ب) تیرھواں (ج) امانتیں (د) جناب امیرؓ (ہ) حضرت ابوبکرؓ (و) تین

۳۔ درج ذیل بیانات میں سے درست کی نشاندہی (✓) اور غلط کی نشاندہی (✗) سے کریں۔

(الف) دعوتِ حق کے جواب میں ہر طرف سے تلوار کی جھنکاریں سنائی دے رہی تھیں۔ ✓
(ب) حافظِ عالم نے مسلمانوں کو دارالامان حبشہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا۔ ✗
(ج) نبوت کے تیرھویں سال اکثر صحابہؓ مدینے پہنچ چکے تھے۔ ✓
(د) سب لوگوں نے ایک ہی رائے پیش کی۔ ✗
(ہ) اہلِ عرب زنانہ مکان کے اندر گھسنا معیوب سمجھتے تھے۔ ✓
(و) فاتح خیبر کے لیے قتل گاہ فرشِ گل تھا۔ ✓
(ز) حضرت ابوبکرؓ کا غلام رات گئے، بکریاں چرا کر لاتا۔ ✓
(ح) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر سے کھانا پکا کر غار میں پہنچا آتی تھیں۔ ✗
(ط) صبح قریش کی آنکھیں کھلیں تو پلنگ پر آنحضرت ﷺ کی بجائے جناب امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ✓
(ی) نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کی خبر مدینے میں پہلے پہنچ چکی تھی۔ ✓

۴۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
دارالامان	جھنکاریں	مدینہ
دیانت	فرشِ گل	امانت
قتل گاہ	چشم انتظار	فرشِ گل
ہمہ تن	امانت	چشم انتظار
تلوار	مدینہ	جھنکاریں

۵۔ سبق "ہجرت نبوی ﷺ" کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے "خلاصہ"۔

۶۔ درج ذیل الفاظ و تراکیب کا تلفظ اعراب کی مدد سے واضح کریں۔

حافظ عالم۔ وجودِ اقدس۔ دارلامان۔ قبائل۔ محاصرہ۔ عداوت۔ بوسہ گاہ خلائق۔ قتل گاہ۔ فرش گل۔

جواب: حَافِظِ عَالَم۔ وُجُودِ اَقدَس۔ دَارُالاَمَان۔ قَبَائِل۔ مُحَاصَرَہ۔ عَدَاوَت۔ بُوسَہ گاہِ خَلَائِق۔ قَتل گاہ۔ فَرشِ گُل۔

۷۔ درج ذیل کے معانی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔ دعوتِ حق۔ ہدف۔ معیوب۔ ترکش۔ خون بہا

جواب:

الفاظ	معانی	جملے
دعوتِ حق	سچ کی دعوت یعنی اسلام کی دعوت	آنحضور ﷺ نے مکہ مکرمہ سے دعوتِ حق کا آغاز کیا۔

ہدف	نشانہ	مسلمانوں کا ہدف دنیا سے کفر کا خاتمہ ہونا چاہیے۔
معیوب	بُرا، عیب دار	بزرگوں کے ساتھ بدتمیزی کرنا بہت معیوب بات ہے۔
ترکش	تیر رکھنے والا خول	میدان جنگ میں سپاہی نے ترکش سے تیر نکال کر دشمن پر پھینکے۔
خون بہا	وہ نقدی یا مال جو مقتول کے وارثین بعوض خون لیں	قریش نے حضرت ابوبکرؓ کی گرفتاری کے عوض ایک خون بہا کے برابر انعام کا اعلان کیا۔

۸۔ جمع کے واحد اور واحد کی جمع لکھیں۔ (ہدف، جھنکاریں، رائیں، زنجیر، قبیلہ)

جواب:

واحد	جمع	جمع	واحد
ہدف	اہداف	جھنکاریں	جھنکار
زنجیر	زنجیریں	رائیں	رائے
قبیلہ	قبائل		

۹۔ درج ذیل اقتباس کی تشریح سیاق وسباق کے حوالے سے کریں۔

اس بنا پر جناب امیر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔۔۔۔۔قتل گاہ فرشِ گل تھا۔

پیراگراف: اس بنا پر جناب امیر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا: ''مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں جا کر واپس دے آنا'' یہ سخت خطرے کا موقع تھا۔ جناب امیرؓ کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپ ﷺ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں اور آج رسول ﷺ کا بستر خواب قتل گاہ کی زمین ہے، لیکن فاتحِ خیبر کے لیے قتل گاہ فرشِ گل تھا۔

حوالۂ متن: (i) سبق کا نام: ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہجرت نبوی ﷺ (ii) مصنف کا نام: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مولانا شبلی نعمانی

سیاق وسباق: زیر تشریح پیراگراف سبق کے قریباً وسطی حصہ سے لیا گیا ہے۔ اس اقتباس سے قبل مصنف نے بیان کیا ہے کہ قریش آپ ﷺ سے دشمنی اور عداوت کے باوجود آپ ﷺ پر اس قدر اعتماد رکھتے تھے کہ اپنے اہم مال و اسباب بطور امانت محفوظ رکھنے کے لیے آپ ﷺ کے پاس آتے تھے۔

زیر تشریح اقتباس کے بعد اللہ تعالیٰ کی اُس مدد کو بیان کیا گیا ہے جب قریش نے حضور ﷺ کو قتل کرنے کے ناپاک ارادے کی غرض سے آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو بچانے کے لیے اُن کو بے خبر کر دیا اور آنحضرت ﷺ کفار کے نرغے سے حفاظت کے ساتھ بچ نکلے۔

اقتباس کی تشریح: آنحضور ﷺ کو قریش کے اس ناپاک ارادے کی خبر ہو چکی تھی کہ وہ توحید کی اس شمع کو بجھانا چاہتے ہیں جو مکہ میں طلوع ہو چکی تھی۔ اس وجہ سے آپ ﷺ نے جناب امیر حضرت علیؓ کو بلا کر فرمایا کہ مجھے (مکہ سے مدینہ) ہجرت کا حکم ہو چکا ہے۔ میں آج مدینہ کے لیے روانہ ہو جاؤں گا تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں جا کر واپس دے آنا۔ جس وقت حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کو یہ فرمان جاری کیا اُس وقت مکہ میں شدید خطرے کا عالم تھا۔ جب قریش تو حید و رسالت کی شمع کے پروانوں کو اپنے عتاب کا نشانہ بنا رہے تھے۔ ایسے میں جب وہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے قتل کی قبیح سازش تیار کر چکے تھے اور حضرت علیؓ کو اس کی خبر بھی مل چکی تھی اور وہ جانتے تھے کہ آج حضور سرورِ کائنات ﷺ کا بستر آرام و سکون کی جگہ نہیں بلکہ ایسی جگہ ہو گی جو ایک قتل گاہ کی حیثیت رکھتی

ہے۔ان حالات میں کسی بھی انسان کے لیے اس فرمان پر عمل کرنا گویا اپنی جان خطرے میں ڈالنے کے مترادف تھا مگر وہ بہادر، دلیر، جری اور بے باک مجاہد اسلام جس نے خیبر کی فتح کا سہرا اپنے سر سجایا ہو، اُس کے لیے یہ قتل گاہ نہیں بلکہ فرش گل تھا یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے سرکار دو عالم ﷺ کے حکم پر عمل کرنا اس قدر اہم تھا کہ وہ موت کی زمیں اُن کے لیے پھولوں کے فرش کی حیثیت رکھتی تھی۔ سرکار دو عالم کے ایک اشارے پر اپنی جان پر کھیلنا حضرت علیؓ کی شجاعت و بہادری کے لیے فخر اور روحانی سکون کا ذریعہ تھا۔ وہ اس حقیقت کو جانتے تھے کہ سرکار دو عالم ﷺ کے فرمان پر عمل کرنا، اُن کے ایک اشارے پر جان تک قربان کر دینا ہی اصل ایمان ہے۔

۱۰۔ درج ذیل تراکیب کے معنی لکھیں۔ آستانۂ مبارک ۔ بوسہ گاہِ خلائق ۔ فرشِ گل ۔ گراں بہا ۔ ہمہ تن چشم انتظار

جواب:

تراکیب	معانی
آستانۂ مبارک	مبارک گھر۔ اس سے مراد نبی کریم ﷺ کا گھر ہے۔
بوسہ گاہِ خلائق	لوگوں کے لیے چومنے کی جگہ۔ اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں نبی کریم ﷺ نے قیام فرمایا تھا۔
فرشِ گل	پھولوں کا بستر۔ مراد نبی کریم ﷺ کا بستر
گراں بہا	بھاری قیمت والا۔ قیمتی
ہمہ تن چشم انتظار	شدت سے انتظار کرنا

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام بچوں کو ہجرت مدینہ کے بارے میں کچھ واقعات سنائیں اور پھر ان کو اپنے الفاظ میں سنانے کے لیے کہیں۔

جواب: 1۔ **مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر:** ہجرت مدینہ کے بعد نبی اکرم ﷺ نے سب سے پہلے مسجد نبوی کی تعمیر کی۔ مسجد نبوی مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کا سب سے بڑا اور اہم مرکز بنی۔ مسجد کے لیے منتخب کردہ زمین دو یتیم بچوں کی تھی۔ رسول اکرم ﷺ نے اس جگہ کو خریدا اور مسجد نبوی کی تعمیر کا آغاز کیا۔ آپ ﷺ نے تمام صحابہ کرامؓ کے ساتھ مل کر خود اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا۔ کچی اینٹوں اور گارے سے بنائی گئی عمارت بہت سادہ تھی۔ چھت کھجور کے پتوں سے بنائی گئی اور فرش پر کنکریاں بچھا دی گئیں۔

2۔ **مواخات مدینہ:** مسلمان مکہ سے مدینہ انتہائی بے سروسامانی کے عالم میں پہنچے۔ ہجرت کے وقت اپنا گھر بار اور مال و متاع سب کچھ چھوڑنا پڑا۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تمام مہاجرین اور انصار صحابہ رضی اللہ عنھم کو اکٹھا کیا۔ مہاجرین اور انصار میں ایک رشتۂ اخوت قائم فرمایا اسے "مواخات مدینہ" کہتے ہیں۔ اس رشتے کی رُو سے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کا بھائی بنا دیا۔ اس موقع پر انصار صحابہ کرامؓ نے ایثار و قربانی کی وہ مثال قائم کی جس کی نظیر دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ انصار صحابہ کرامؓ اپنے اپنے بھائی کو اپنے ساتھ گھر لے گئے اور اپنے مال، کھیت، غلام اور باغات میں سے نصف حصہ اپنے بھائی کو پیش کیا۔

3۔ **میثاق مدینہ:** حضرت محمد ﷺ نے جس وقت مدینہ منورہ ہجرت فرمائی اُس وقت وہاں مہاجرین و انصار کے علاوہ اور گروہ بھی آباد تھے جن میں عیسائی اور یہودی قبائل شامل تھے۔ رسول اکرم ﷺ نے مدینہ کے تمام قبائل کے درمیان امن و سلامتی کے لیے تمام قبائل کو اکٹھا کیا اور ان کے ساتھ امن و امان برقرار رکھنے کے لیے ایک معاہدہ کیا جسے "میثاقِ مدینہ" کہتے ہیں۔ مدینہ کے تمام قبائل کے درمیان یہ معاہدہ نبی اکرم ﷺ کی بہت بڑی سیاسی کامیابی تھی۔ اس معاہدہ کی رُو سے مدینہ کے تمام قبائل نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنا سربراہ تسلیم کیا جس سے مسلمانوں کو بہت زیادہ تقویت حاصل ہوئی۔

اشارات تدریس

۱۔ طلبہ کو ہجرت نبوی ﷺ کے واقعات تفصیل سے بتائیں۔

جواب: ہجرت نبوی ﷺ: حضرت محمد ﷺ نے نبوت کے تیرھویں برس مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔

ہجرت مدینہ کے اسباب: ہجرت مدینہ کے اسباب درج ذیل ہیں:

1- ہجرت مدینہ کا بڑا سبب قریش کی اسلام دشمنی تھا۔ تیرہ سالہ تبلیغ کے باوجود قریش نے اسلام قبول نہ کیا اور وہ مسلمانوں کو طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا کرتے۔

2- ہجرت مدینہ کا فوری سبب یہ تھا کہ کفار مکہ نے نعوذ باللہ حضور ﷺ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا اور حضور اکرم ﷺ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ ان حالات میں حضور ﷺ نے وحی الٰہی کے مطابق مدینہ کی طرف ہجرت کا عزم فرمایا۔

واقعات: نبی کریم ﷺ نے امانتیں حضرت علیؓ کے سپرد کیں اور حکم فرمایا ''مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا۔ تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو۔ صبح کو سب کی امانتیں جا کر واپس دے آنا''

روانگی: حضرت محمد ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کو سفر ہجرت میں اپنے ساتھ لیا اور مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

غار ثور میں قیام: حضرت محمد ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ غار ثور میں تین دن قیام فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے نوخیز جوان عبداللہؓ شب کو ساتھ ہوتے۔ وہ روزانہ صبح شہر چلے جاتے اور شام کو قریش کے ہر ارادے کی خبر آنحضرت ﷺ سے عرض کرتے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا غلام بکریاں چرا کر لاتا اور آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ان کا دودھ پیش کرتا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی حضرت اسماءؓ گھر سے کھانا پکا کر غار میں پہنچا آتیں۔ اس طرح غار میں تین دن اور تین راتیں گزر گئیں۔

تین دن غار میں قیام کے بعد آپ ﷺ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ قریش نے آپ ﷺ کی گرفتاری پر سو (100) اونٹ انعام میں دینے کا اعلان کیا۔ لوگ آپ ﷺ کی تلاش میں تھے۔

سراقہ بن جعشم نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا، وہ آپ ﷺ کو گرفتار کرنے کے ناپاک ارادے سے آگے بڑھا لیکن اس کے گھوڑے کو ٹھوکر لگی اور وہ گر پڑا۔ دوسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔ تیسری مرتبہ اس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی حفاظت فرمائی اور آپ ﷺ خیریت سے مدینہ منورہ کے قریب ایک بستی قبا میں پہنچ گئے۔

قبا میں قیام: قبا میں آپ ﷺ نے چودہ دن قیام فرمایا۔ یہاں ایک مسجد کی بنیاد رکھی جسے ''مسجد قبا'' کہا جاتا ہے۔ یہ اسلام کی پہلی مسجد ہے۔

مدینہ میں تشریف آوری: نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ لوگ بڑی شدت سے آپ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کا پُرجوش استقبال کیا۔ بچیوں نے خوشی سے نعتیہ اشعار پڑھے۔ مدینہ کے مسلمانوں نے ہجرت کر کے آنے والے اپنے مسلمان بھائیوں کی ہر طرح سے مدد کی۔ اس لیے انہیں ''انصار'' کہا جاتا ہے اور ہجرت کر کے آنے والے صحابہ کو ''مہاجرین'' کہا جاتا ہے۔

۲۔ اس سبق کی قرأت میں تلفظ اور ادائیگی کا خاص خیال رکھیں۔

جواب: عملی کام

۳۔ رسول پاک ﷺ کے جن صحابہؓ کا ذکر اس سبق میں موجود ہے، ان کا مختصر تعارف پیش کریں۔

جواب: جناب امیر حضرت علیؓ: حضرت علیؓ شہر مکہ میں خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ آپؓ کے والد کا نام ابوطالب اور والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد ہے۔ حضرت علیؓ آنحضرت ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں۔ حضرت علیؓ کو داماد رسولؐ اور چوتھے خلیفہ ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ آپؓ پہلے لڑکے تھے جنھوں نے اس وقت اسلام قبول کیا جب آپؓ کی عمر دس یا گیارہ سال تھی۔ غزوۂ بدر، غزوۂ خندق، غزوۂ خیبر، غزوۂ حنین،

یہ وہ غزوات ہیں جن میں حضرت علیؓ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہ کر اپنی بے نظیر بہادری کے جوہر دکھائے۔ اس کے علاوہ بہت سی لڑائیاں ایسی تھیں جن میں حضور ﷺ نے آپؓ کو تنہا بھیجا اور انھوں نے ان لڑائیوں میں بڑی بہادری اور ثابت قدمی دکھائی۔ آپؓ کو بہادری کی وجہ سے رسولِ خدا نے "شیرِ خدا" کا لقب دیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ: آپؓ کا نام عبداللہ، کنیت ابوبکر اور لقب صدیق تھا۔ آپؓ کی پیدائش آنحضرت ﷺ سے دو سال بعد ہوئی۔ بچپن ہی سے شرافت آپؓ کی طبیعت کا حصہ بن چکی تھی۔ آپؓ پہلے مرد تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ آپؓ انتہائی مالدار تھے۔ مسلم غلاموں کو ان کے ظالم آقاؤں سے نجات دلائی۔ غارِ ثور میں 3 راتوں کے قیام میں آپؓ کی گود میں آنحضرت ﷺ کا سرِ مبارک رکھا ہوا تھا۔ رُخِ محبوب کا دیدار کرتے ہوئے سانپ نے آپؓ کے پاؤں پر ڈس لیا۔ حضرت ابوبکرؓ کی آنکھوں میں درد کی وجہ سے آنسو آ گئے جو کہ آنحضرت ﷺ کے رخسارِ مبارک پر گرے۔ حضرت محمد ﷺ نے اپنا لعابِ دہن ایڑی پہ لگایا تو آپؓ کی تکلیف رفع ہو گئی۔ آنحضرت ﷺ کی رحلت کے بعد آپؓ اسلام کے پہلے خلیفہ مقرر ہوئے۔

حضرت عبداللہؓ: حضرت عبداللہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فرزند تھے۔ آپؓ بڑے ہوشیار اور زود فہم نوجوان تھے۔ حضرت عبداللہؓ نے حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی معیت میں ہجرت کے مبارک سفر کا آغاز کیا۔ پہلے تین شب و روز آپؓ غارِ ثور میں تشریف فرما رہے۔ اس دوران آپؓ روزانہ علی الصبح مکہ چلے جاتے اور شام کو واپس آ کر آپ ﷺ کو دن بھر کی کارروائیوں سے آگاہ کرتے اور پھر وہیں غارِ ثور میں رہتے۔ آخری شب میں چپکے سے اُٹھتے اور مکہ جا کر قریش میں گھل مل جاتے۔ یہ ایسا نازک موقع تھا کہ اگر قریشِ مکہ کو آپؓ پر ذرا سا بھی شبہ ہو جاتا تو شاید وہ آپؓ کو زندہ نہ چھوڑتے۔ آپؓ نے ہجرت کے موقع پر اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر سرورِ دو عالم ﷺ کی اعانت و خدمت کی۔

۴۔ **مشکل الفاظ اور تراکیب بورڈ پر اعراب کی مدد سے لکھ کر ان کی وضاحت کریں۔**

جواب: جواب کے لیے دیکھیے الفاظ معانی اور تشریحات و توضیحات

معروضی سوالات

☐ **درست جواب کا انتخاب کریں۔**

1- **مولانا شبلی کی کوششوں سے ندوۃ العلما کا قیام کس شہر میں عمل میں آیا؟**
(A) دہلی (B) لکھنؤ (C) دکن (D) بنگال

2- **ہجرت نبویؐ مصنف کی کس اہم تصنیف سے ماخوذ ہے؟**
(A) الفاروق (B) المامون (C) سیرۃ النعمان (D) سیرۃ النبیؐ

3- **حضور ﷺ نے نبوت کے کون سے سال مدینہ ہجرت کی؟**
(A) دسویں سال (B) گیارھویں سال (C) بارھویں سال (D) تیرھویں سال

4- **ہجرت کے وقت آپ ﷺ کے پاس بہت سی جمع تھیں۔**
(A) نعمتیں (B) کھجوریں (C) امانتیں (D) تلواریں

5- **فاتح خیبر ہیں۔**
(A) حضرت ابوبکرؓ (B) حضرت عمر فاروقؓ (C) حضرت عثمانؓ (D) حضرت علیؓ

6- **حضرت محمد ﷺ نے غارِ ثور میں قیام کیا۔**
(A) دو دن (B) تین دن (C) چار دن (D) پانچ دن

7- حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بیٹے کا نام تھا۔

(A) حضرت عبداللہؓ (B) حضرت اسامہؓ بن خالد (C) حضرت بلالؓ (D) زین العابدین

8- حضرت محمد ﷺ نے ہجرت کی تو رات اپنے بستر پر سُلایا۔

(A) حضرت ابوبکرؓ کو (B) حضرت عمر فاروقؓ کو (C) حضرت عثمانؓ کو (D) حضرت علیؓ کو

9- جب حضرت محمد ﷺ مدینہ پہنچے تو تمام شہر گونج اٹھا۔

(A) نعرہ رسالت سے (B) تکبیر کی آوازسے (C) شور سے (D) نعرۂ توحید سے

10- حضرت ابوبکر صدیقؓ کے غلام کا نام تھا۔

(A) عامر بن فہیرہ (B) بلال حبشیؓ (C) سلمان فارسیؓ (D) زید بن حارثؓ

11- مولانا شبلی نعمانیؒ کا سن ولادت ہے۔

(A) 1856ء (B) 1857ء (C) 1858ء (D) 1859ء

12- مولانا شبلی نعمانیؒ نے وفات پائی۔

(A) 1914ء میں (B) 1915ء میں (C) 1916ء میں (D) 1917ء میں

13- غار ثور میں کھانا لے کر کون جاتا تھا؟

(A) حضرت عائشہؓ (B) حضرت اسماءؓ (C) حضرت خدیجہؓ (D) حضرت حفصہؓ

14- قریش نے حضور ﷺ اور ابوبکرؓ کی گرفتاری کا انعام مقرر کیا تھا؟

(A) سو اونٹ (B) دوسو اونٹ (C) تین سو اونٹ (D) چار سو اونٹ

15- مولانا شبلی نعمانی علی گڑھ کالج میں استاد مقرر ہوئے؟

(A) اُردو (B) عربی (C) فارسی (D) انگریزی

16- جناب امیر سے مراد ہیں۔

(A) حضرت محمد ﷺ (B) حضرت ابوبکرؓ (C) حضرت عثمانؓ (D) حضرت علیؓ

17- فاتح خیبر کے لیے قتل گاہ تھا۔

(A) کانٹوں کا بستر (B) فرش گل (C) امن کا مرکز (D) روحانی سکون کا ذریعہ

18- ہجرت مدینہ کے وقت حضرت محمد ﷺ کے ساتھ تھے۔

(A) حضرت ابوبکرؓ (B) حضرت عمر فاروقؓ (C) حضرت عثمان غنیؓ (D) حضرت علیؓ

19- ہجرت کے وقت غار ثور میں قیام کے دوران حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تین دن تک جو غذا تھی وہ تھی:

(A) شہد (B) روٹی (C) دودھ (D) کھجور

20- کس کے گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے؟

(A) یہودی (B) سراقہ بن جعشم (C) ہمہ تن چشم (D) ابن ہشام

21- "یہودی" کی مؤنث ہے۔

(A) یہودیت (B) یہود (C) یہودن (D) یہودیوں

22- غلام کی مؤنث ہے۔

(A) غلامی (B) غلاماں (C) غلاموں (D) لونڈی

-23 ''گراں'' کا متضاد ہے۔

(A) ارزاں (B) گراں قدر (C) گرنا (D) گرے

-24 پست کا متضاد ہے۔

(A) پستی (B) بالا (C) بالائی (D) بستیاں

-25 کس نے ترکش سے فال کے تیر نکالے کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں۔

(A) ابولہب (B) ابوجہل (C) سراقہ بن جُعشم (D) عامر بن فہیرہ

-26 مترادف کی درست فہرست ہے۔

(A) فرقت، راحت، امن (B) امن، سکون، چین (C) قلب، نظر، قلوب (D) جدائی، گھاؤ، جدائیاں

-27 ناکام تجربے نے اس کی ہمت..................۔

(A) پست کردی (B) ہار دی (C) بڑھادی (D) ختم کردی

-28 نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کی خبر.................. پہنچ گئی۔

(A) مدینے (B) قبا (C) خیبر (D) طائف

جوابات: (1) لکھنؤ (2) سیرۃ النبیؐ (3) تیرھویں سال (4) نعتیں

(5) حضرت علیؓ (6) تین دن (7) حضرت عبداللہؓ (8) حضرت علیؓ کو

(9) تکبیر کی آواز سے (10) عامر بن فہیرہ (11) 1857ء میں (12) 1914ء میں

(13) حضرت اسماءؓ (14) سوا اونٹ (15) فارسی (16) حضرت علیؓ

(17) فرش گل (18) حضرت ابوبکرؓ (19) دودھ (20) جبال

(21) یہودن (22) لونڈی (23) ارزاں (24) بالا

(25) سراقہ بن جُعشم (26) امن، سکون، چین (27) پست کردی (28) مدینے

☐ مختصر جواب دیں۔

-1 دارالامان کس شہر کو کہا گیا ہے؟

جواب: دارالامان شہر مدینہ کو کہا گیا۔ قریش کے ستم رسیدہ مسلمانوں کو اس شہر میں امن و سکون ملا۔ اس لیے مدینہ شہر کو دارالامان یعنی ''امن کا گھر'' قرار دیا گیا۔

-2 ''فاتح خیبر'' سے کون سی شخصیت مراد ہے؟

جواب: فاتح خیبر سے مراد ''حضرت علیؓ '' کی شخصیت ہے۔ آپؓ نے غزوۂ خیبر میں مرحب کے ساتھ بہادری سے مقابلہ کیا اور قلعہ خیبر کو فتح کیا۔ اس لیے آپؓ کو فاتح خیبر کہا گیا۔

-3 آنحضرت ﷺ نے ہجرت مدینہ کے موقع پر کعبہ کو دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آنحضرت ﷺ نے ہجرت مدینہ کے موقع پر کعبے کو دیکھا اور فرمایا:

''مکہ! تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے، لیکن تیرے فرزند مجھ کو یہاں رہنے نہیں دیتے۔''

-4 ہجرت مدینہ کے وقت آپ ﷺ کے ساتھ کون سی شخصیت تھی؟

جواب: ہجرت مدینہ کے وقت آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ موجود تھے۔

5- آنحضرت ﷺ نے مدینہ پہنچنے سے پہلے کس غار میں قیام کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے مدینہ پہنچنے سے قبل جبل ثور کے غار میں قیام کیا۔ یہ غار آج بھی موجود ہے اور بوسہ گاہِ خلائق ہے۔

6- حضرت عبداللہ کون تھے؟

جواب: حضرت عبداللہ، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بیٹے تھے۔ ہجرت کے وقت آپ نوخیز جوان تھے۔

7- حضرت عبداللہ نے کون سا فریضہ انجام دیا؟

جواب: حضرت عبداللہ، آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ رات کو غار میں رہتے۔ صبح منہ اندھیرے شہر چلے جاتے اور پتا لگاتے کہ قریش کیا مشورے کر رہے ہیں۔ جو کچھ خبر ملتی، شام کو آ کر آنحضرت ﷺ سے عرض کرتے۔

8- غارِ ثور میں قیام کے دوران حضرت ابوبکر صدیقؓ کے غلام نے کیا خدمت کی؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ کا غلام کچھ رات گئے بکریاں چرا کر لاتا، آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ ان بکریوں کا دودھ پی لیتے۔ غارِ ثور میں قیام کے دوران یہی غذا تھی۔

9- حضرت محمد ﷺ نے غارِ ثور میں کتنے دن قیام کیا؟

جواب: حضرت محمد ﷺ نے غارِ ثور میں تین دن قیام کیا۔

10- ہجرتِ مدینہ کے موقع پر قریش نے حضرت علیؓ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: ظالموں نے آپؓ کو پکڑا اور حرم میں لے جا کر تھوڑی دیر محبوس رکھا اور چھوڑ دیا۔

11- دشمن کے قدموں کی آہٹ سن کر آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (سورۃ توبہ:40)

ترجمہ: ''گھبراؤ نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔''

12- حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کس غلام نے فرمانِ امن لکھ کر دیا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے غلام عامر بن فہیرہ نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر فرمانِ امن لکھ کر دیا۔

13- آنحضور ﷺ کی تشریف آوری سے قبل مدینہ میں کیا عالم تھا؟

جواب: آنحضور ﷺ کی تشریف آوری سے قبل تمام شہر مدینہ ہمہ تن چشم انتظار تھا۔ معصوم بچے فخر اور جوش میں کہتے پھرتے تھے کہ پیغمبر ﷺ آ رہے ہیں۔ لوگ ہر روز تڑکے سے نکل نکل کر شہر کے باہر جمع ہو جاتے اور دوپہر تک انتظار کر کے حسرت کے ساتھ واپس چلے جاتے۔

14- آپ ﷺ کو دیکھ کر یہودی کس طرح پکارا؟

جواب: یہودی نے قلعے سے دیکھا اور آپ ﷺ کو قرائن سے پہچان کر پکارا:

''اہلِ عرب! لو تم جس کا انتظار کرتے تھے، وہ آ گیا۔'' تمام شہر تکبیر کی آواز سے گونج اٹھا۔

15- ''فاتح خیبر کے لیے قتل گاہ فرشِ گل تھا'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: آنحضور ﷺ کے حکم پر جان دینا حضرت علیؓ کے لیے دین و دنیا کی ہر نعمت سے افضل تھا۔ رسول اکرم ﷺ کے بستر پر سونا، اُس وقت اگرچہ خطرے سے کم نہ تھا لیکن سرکارِ دو عالم ﷺ کے حکم کے سامنے اپنی جان کی کوئی اہمیت نہیں ہونی چاہیے۔ اسی لیے شیرِ خدا جیسے جری اور بہادر انسان کے لیے قتل گاہ گویا فرشِ گل تھا۔

***